کا وجود ممکن ہوا اور وہ آج ایک فعال ادارہ کی شکل میں کام کر رہی ہے۔ اس ماہ کی ۵ ار تاریخ کو اکیڈمی کے آفس میں محکمہ اوقاف سندھ کے ناظم اعلیٰ اور سکریٹری جناب سید قطب علی شاہ صاحب حسینی کے زیرِ صدارت شاہ ولی اللہ اکیڈمی کے بورڈ کے ڈائریکٹروں کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مرحوم ڈاکٹر شیخ محمد اکرام کی روح پر فتوح کو ایصال ثواب کیا گیا اور ان کی نمایاں علمی اور ادبی خدمتوں کو سراہتے ہوئے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی اور ان کے پسماندگان کے ساتھ شریکِ غم ہونے کا اظہار کیا گیا۔

شیخ صاحب کی اکیڈمی سے وابستگی نہ صرف اوقاف کی نظامتِ اعلیٰ کے دوران رہی بلکہ بعد میں بھی اس تعلق میں کوئی فرق نہیں آیا، مرحوم جب کبھی لاہور سے کراچی جاتے تھے یا حیدرآباد آتے تھے تو اکیڈمی کے دفتر میں تشریف لاتے تھے، اس کی علمی لائبریری کی کتابوں کو دیکھتے، کارکردگی کے متعلق استفسار فرماتے اور اپنے مفید علمی اور ادبی مشوروں سے مستفید کرتے۔ مرحوم کی ساری زندگی علم و ادب کی خدمت اور تصنیف و تالیف میں بسر ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کی مغفرت فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر میں شیخ صاحب مرحوم کے قریبی واقف کار، احباب اور متعلقین سے گزارش ہے کہ ان کی حیات، علمی اور ادبی خدمتوں پر ایک مفصل مقالہ لکھ کر اگر اکیڈمی کو بھیجا جائے تو اس کو شکریہ کے ساتھ اکیڈمی کے مجلہ "الولی" میں جگہ دی جائے گی۔

شاہ ولی اللہ اکیڈمی کو قائم ہوئے کوئی زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن اس قلیل عرصہ میں اس نے جو ملک اور قوم کے لئے علمی اور ادبی کام کیا ہے، اس کا اندازہ اس کی مختلف زبانوں عربی، فارسی، سندھی، اردو اور انگریزی میں مطبوعات سے ہو سکتا ہے چالیس تک کتابیں شائع ہوئی ہیں اور ان میں سے اکثر فروخت ہو کر دوبارہ چھپ رہی ہیں۔ اور سندھی۔ اردو میں دو ماہنامے **الرحیم** اور **الولی** ہر ماہ باقاعدگی سے

شائع ہوتے رہتے ہیں جو برصغیر سے باہر یورپ بھی بھیجے جاتے ہیں۔ اکیڈمی کے آفس کے لئے ایک مستقل بلڈنگ کی ضرورت شروع سے محسوس کی جارہی تھی، خوش قسمتی سے عوامی حکومت نے پروفیسر الحاج سید غلام مصطفیٰ شاہ کو سندھ یونیورسٹی کے لئے وائس چانسلر بناکر بھیجا اور شاہ صاحب موصوف کے آتے ہی جامعہ سندھ کی رونق دوبالا ہونے لگی، پہاڑی زمین میں درخت لگائے جارہے ہیں اور وہاں کافی سبزہ پیدا ہوگیا ہے۔ سندھ یونیورسٹی سندھ کے نوجوانوں کے مستقبل کی امیدوں کی آماجگاہ ہے۔ شاہ صاحب سے استدعا کی گئی کہ اکیڈمی کی لائبریری اور ان کی شائع کردہ کتابوں سے جامعہ سندھ کے اساتذہ اور طلبہ ہی صحیح استفادہ کرسکتے ہیں، اس لئے یونیورسٹی کی حدود میں اکیڈمی کے لئے کوئی مناسب پلاٹ مفت فراہم کیا جائے۔ حضرت شاہ صاحب نے سپرہائی وے پر اکیڈمی کے لئے ایسی جگہ پلاٹ کی منظوری دلوادی جہاں حیدرآباد سندھ کے دوسرے علمی اور ادبی ادارے منتقل ہورہے ہیں جیسے سندھی ادبی بورڈ، سندھالاجی، ٹیکسٹ بک بورڈ وغیرہ۔ ہم اس کے لئے جناب شیخ الجامعہ سندھ کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے بزرگ الحاج سید عبدالرحیم شاہ سجاولی کی یادگار کو مستقل بنیادوں پر قائم رہنے کا موقعہ عنایت فرمایا۔

پلاٹ کے بعد بلڈنگ کی تعمیر کے لئے رقم کی ضرورت تھی، یہ ضرورت بھی مردم خیز خطہ ٹھٹہ کے ایک سادات خاندان کے فرد جناب سید قطب علی شاہ صاحب ناظم اعلیٰ اوقاف سندھ نے پوری فرمائی کہ فی الحال پچاس ہزار کی رقم وفیر مرکزی فنڈ سے ابتدائی طور پر اکیڈمی کو عنایت فرمائی۔ اس کیلئے ادارہ عوامی حکومت اور شاہ صاحب حسینی کا پرزور لفظوں میں شکریہ ادا کرتا ہے اور انشاء اللہ اب تعمیر کا کام جلد از جلد شروع کیا جائے گا۔